بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | یکم نبوت ۱۳۴۶ھش ۲۷ رجب ۱۳۸۷ھ یکم نومبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۴۵

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

—○ مورخہ ۳۰ اکتوبر کو بعد نماز عشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے یورپ میں دعوت توحید اور ڈنمارک میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے لئے اللہ تعالےٰ کی تائیدات و برکات سے معمور سفر کامیاب مراجعت پر صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ۔ انجمن احمدیہ وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک خاص استقبالیہ تقریب میدان دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی جماعتوں کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے قادیان اور ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی طرف سے اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مرکزی تنظیموں کی طرف سے سپاسنامے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ جن کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک پُر معارف تقریر فرمائی اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ (اس اہم تقریب کی تفصیلی روداد آئندہ پیش کی جائیگی انشاء اللہ)

—○ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل تحریر فرماتے ہیں:۔

میرا بیٹا عزیز عطاء الرحیم حامد بی۔ اے بی ایڈ احمدیہ سکول باجے بو سیرالیون میں ٹیچر تھا آجکل بطور قائمقام پرنسپل کام کر رہا ہے۔ مورخہ ۳ نومبر کو ان کی بیوی عزیزہ عابدہ بی۔ اے مع ننھی بچی بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے سیرالیون روانہ ہو رہی ہے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی کے فرزند نعیم احمد صاحب طیب ایم۔ اے بھی اسی جہاز میں سیرالیون جا رہے ہیں۔ احباب سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ابوالعطاء)

—○ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کے داماد مکرم عبدالمنان صاحب لنڈن میں عارضہ دل بیمار ہوگئے تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے اور وہ ہسپتال سے واپس گھر آگئے ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو خدا پر ایمان بڑی چیز ہے یہ ایمان ہی تھا جس نے صحابہؓ سے عظیم الشان کام کرائے

انہوں نے اپنی عملی حالت میں دکھا دیا کہ انہوں نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے

"میں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا۔ اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا ورنہ بالمقابل دنیاداروں کے منصوبے اور تدبیریں اور پوری کوششیں اور سرگرمیاں تھیں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کی تعداد، جماعت، دولت سب کچھ زیادہ تھا۔ مگر ایمان نہ تھا اور صرف ایمان ہی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے اور کامیابی کی صورت نہ دیکھ سکے۔ مگر صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سنی جس نے بادشیکہ امی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راستبازی میں شہرت یافتہ تھا جب اس نے کہا کہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی ساتھ ہوگئے اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے ان کی یہ حالت بنادی اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو خدا تعالےٰ پر ایمان بڑی چیز ہے۔" (الحکم ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم نومبر ۱۹۶۷ء

انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ یورپ میں مغرب کو جو تحریری انتباہ کیا ہے۔ اس میں حضور اقدس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی جو پہلی دفعہ ۱۹۰۷ء میں آپ کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں شائع ہوئی تھی بیان فرمائی ہے۔ یہ انتباہ تمام دنیا کے لئے ہے۔ یہ دنیا جو اپنے خالق کو چھوڑ چکی ہے جو نفس امارہ کے راستوں پر چل رہی ہے۔ اور صراط مستقیم سے منہ موڑ کر عقل کی پگ ڈنڈیوں پر رواں ہو گئی ہے یہ وہ دنیا ہے جس نے تمام انسانی معاشرہ کو زہرناک کر دیا ہے۔ جس کی فضا میں روحانیت کا دم گھٹ کر رہ گیا ہے۔ یہ مادہ پرستی کی دنیا ہے جس نے ہر طرف تیندوے کی طرح اپنی تاریں پھیلا دی ہیں۔ جو روحوں کو نچوڑ رہی ہیں۔ اور قرآن کریم کے الفاظ میں

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ

یعنی ان کو کھائے ہوئے چارہ کی طرح بنا دیتی ہے۔ جس سے زندگی کے تمام صحت مند رس نچڑ جاتے ہیں۔ اور باقی فضلہ ہی رہ جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے اس دنیا کو جھنجھوڑا تھا۔ اور اس کو خبردار کیا تھا کہ اگر وہ اسی ڈگر پر چلتی چلی گئی۔ اور توبہ نہ کی تو اس پر ایسے عذاب نازل ہوں گے کہ جن کی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ اور ایسی بلائیں زمین سے اور آسمان سے نازل ہوں گی۔ جن کا ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔

یہ ہمہ گیر اور تمام دنیا کے لئے پیشگوئی ہے۔ جس کو دنیا کے کانوں تک پہنچانا فرض ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو یورپ میں کھڑے ہو کر جہاں تک یہ آواز اچھی طرح ابھی نہیں پہنچی تھی۔ اہل مغرب سے کہ وہی دنیا کی موجودہ تباہی کے ذمہ دار ہیں خطاب کیا اور موزوں ذرائع سے اس کو ساری دنیا کے کانوں تک پہنچا دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی صاف صاف الفاظ میں حضور اقدس علیہ السلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں پہلی دفعہ شائع ہوئی جو حضور اقدس علیہ السلام کی زندگی ہی میں ۱۹۰۷ء میں طبع ہو کر ہاتھوں تک پہنچ گئی تھی۔ اس پیشگوئی میں آئندہ آنے والے حادثات کا تفصیل اور ترتیب کے ساتھ ذکر ہے جو تمام دنیا پر حاوی ہیں۔ اور جن کا اس وقت کسی بشر کو خواب و خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

مغربی اقوام جن میں برطانیہ سب سے پیش پیش تھا ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھیں ان اقوام نے ایک طرف مادی ایجادات سے دنیا کو متحیر کر رکھا تھا تو دوسری طرف اپنی دنیوی صلاحیتوں سے ایشیا اور افریقہ۔ شمالی اور جنوبی امریکہ آسٹریلیا اور جزائر پر اپنی دھاک بٹھالی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان اقوام نے اپنے دبدبہ اور بہتر اسلحہ اور مادی ایجادات کی وجہ سے قدیم اور جدید اقوام کو سکتہ میں ڈال دیا۔ عیسائی منادوں کے گروہ در گروہ امریکہ اور افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں۔ ایشیا کی زرخیز وادیوں اور تمام کرۂ ارضی کے جزائر میں پھیل گئے تھے۔ اور بزعم خود امن کا پیغام دور دراز اور بعید گوشوں تک پہنچا رہے تھے۔ مگر یہ لوگ جس خطے سے خروج کرکے چاروں طرف اپنے جھنڈے گاڑ رہے تھے۔ اسی خطے کے دل سے اندر ہی اندر لادینی کی آگ سلگ رہی تھی۔ جس کا دھواں ان تمام سرزمینوں میں بتدریج پہنچ رہا تھا۔ جہاں جہاں یہ لوگ آواز بلند کر رہے تھے۔ انہوں نے نہ صرف تعلیم گاہیں قائم کیں بلکہ ہسپتال اور کئی قسم کے مفاد عام کے ادارے بنائے مگر ان کے یہ تمام مفید کام لادینی اور مادہ پرستی کے دھارے کے آگے بے بنیاد ثابت ہوئے۔ اور تمام دنیا کا معاشرہ مہذب ہو کر اسی زہرناک فضا میں پیوند ہوتا چلا گیا۔ جو خالص اور بے لگام مادی ترقی کی کوکھ سے جنم لے رہی تھی اور آج تمام دنیا اندھا دھند اس تباہی کے راستہ پر گامزن ہے۔ اور جہنم کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت بلند آواز سے قبل از وقت خبردار کر دیا تھا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

حضور اقدس علیہ السلام کے الفاظ میں اس عظیم پیشگوئی کا خلاصہ ہے۔ جس میں وہ ترتیب بھی بتادی ہے جس طرح دنیا پر عذاب آنے والے تھے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اور دونوں عالمگیر جنگیں جن میں غیرمعمولی تباہیاں آئیں۔ ان کا آغاز یورپ ہی سے ہوا۔ اور تمام دنیا پر یہ آگ مسلط ہوتی رہی ہے۔

سورۂ ہود سے متاثر ہو کر

ملی یہ مجھ کو سعادت بفضل ربِّ ودود
کہ میں نے روح کی آنکھوں سے دیکھی سورۂ ہود

تجلیاتِ نمایاں سے یہ ہوا ظاہر
کہ سعیِ شورشِ شیطاں ہے سعیِ نامسعود

چراغِ جلوۂ حق سے ہے دو جہاں کا نظام
اسی کے نام سے ثابت ہے زندگی کی نمود

ہیں اب بھی عالم حاضر میں ایسی کچھ اقوام
کہ جن پہ آتی ہے صادق مثال عاد و ثمود

ردائے مصلحت و آشتی کے پردے میں
شرِ ہنود و یہود اور آتشِ نمرود

ہے حیف اتنا نہیں ہو سکا انہیں محسوس
خدائے عرش کے احساں ہیں ہم پہ لامحدود

ہزار فتنے بپا ہوں بساطِ عالم پر
نگاہِ قلب سے چھپتا نہیں خدا کا وجود

فروغِ غلبۂ باطل سے دب نہیں سکتا
وہ کاروبارِ تشنگی جس کا نام ہے محمود

عبدالسلام اختر ایم۔ اے ربوہ

برکاتِ خلافت

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے)

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقع پر بتاریخ ۲۸ ۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے نے جو تقریر کی اسے ہدیۂ قارئین الفضل کیا جاتا ہے ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ

(نور ع ۷)

تمہید

مندرجہ بالا آیات کو آیاتِ استخلاف کہا جاتا ہے ۔ اِن میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خلافتِ راشدہ متصلہ بعد از نبوّت کے انعام کا وعدہ فرمایا ہے جو مومنوں کے کامل ایمان اور اعمالِ صالحہ کے بلند ترین معیار اور بالخصوص خلافتِ راشدہ کی افادیت پر کامل ایمان اور خلافت کے قیام و بقاء کے لئے قربانیوں کے اعلیٰ ترین معیار کے ساتھ مشروط ہے ۔

دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کے بعد خلافتِ راشدہ وہ سب سے قیمتی اور سنہری تاج ہے جو مومنوں کی جماعت کے سر پر بطورِ انعام رکھا جاتا ہے ۔ اسلام کے دورِ اوّل میں یہ انعام صرف تیس سال تک جاری رہا ۔

اِس دورِ خلافتِ راشدہ میں ساری دنیا میں اسلام کے ظاہری و باطنی تمام سپاہی ایک ہی کمانڈر انچیف کے زیرِ کمان تھے اور اسلام کی ہر قسم کی مدافعت کے لئے ایک منظم آسمانی فوج قائم تھی ۔ جب بعض غلطیوں کی وجہ سے تیس سال کے بعد مسلمان اس اعلیٰ ترین انعام اور سنہری تاج کو من حیث الجماعت کھو بیٹھے اور امّت کی وحدت ٹوٹ گئی تو اسلام کی ظاہری و باطنی ۔ علمی و روحانی جنگیں تو جاری رہیں لیکن اب وہ ایسے مختلف کمانڈرز کے تحت لڑی جانے لگیں جن کے درمیان کوئی لازمی و لابدی رابطہ قائم نہ تھا اور یہ بذریعہ خلافت اولیاء الرحمٰن یا خلافت مجدّدین تھی ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا ۔

(ابوداؤد)

یعنی ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ ایسے روحانی جرنیل کھڑا کرتا رہیگا جو دین میں تازگی پیدا کریں گے اور پیدا ہوجانے والی غلطیوں کی اصلاح کرتے رہیں گے ۔ انبیاء اور ان کے خلفاء راشدین بدرجہ اولیٰ یہی کام کرتے ہیں اور ان کی موجودگی میں دوسرے اولیاء الرحمٰن کی خلافت یا مجدّدین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ وہی اپنے وقت میں بدرجہ اولیٰ مجدّد بھی ہوتے ہیں ۔

خلافتِ راشدہ کی پہلی برکت

اِس تمہید سے ظاہر ہے کہ خلافتِ راشدہ نبوّت کے بعد دوسرے نمبر پر من حیث الجماعت مومنوں کے لئے سب سے بڑا انعام ہے اور اس کی درحقیقت وہی برکات ہیں جو نبوت کی برکات ہیں ۔ کیونکہ خلافتِ راشدہ نبی کی قومی زندگی کا نام ہے ۔

سو خلافتِ راشدہ کی پہلی برکت یہی ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا وجود ظلّی طور پر لمبے عرصہ تک مومنوں کے درمیان موجود رہتا ہے جیسے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :-

"خلیفہ دراصل رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے ۔ سو اس غرض سے خداتعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے ۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۵-۵۷)

خلافتِ راشدہ کی دوسری برکت

خلافتِ راشدہ کی دوسری برکت یہ ہے کہ خلیفہ کا تقرر خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی خلافت کا ذکر کیا ہے اُسے اپنی طرف ہی منسوب کیا ہے جیسے کہ فرمایا :-

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ ۔

لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ

ترجمہ :-

مَیں زمین میں اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں ۔

اے داؤد ہم نے ہی تجھے زمین میں خلیفہ مقرر کیا ہے ۔

اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور مومنوں کو زمین میں مضبوطی سے راسخ ہونے والی خلافت عطا فرمائے گا ۔

اس منجانب اللہ تقرر کی وجہ سے وہی شخص خدائے علیم و حکیم کی طرف سے خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے جو ساری قوم میں اس مسند عالی کے لئے سب سے بڑھ کر استحقاق رکھتا ہے ۔ اس سے یہ بھی لازمی نتیجہ نکلا کہ خلیفۂ راشد کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے خداداد منصب سے معزول نہیں کر سکتی کیونکہ جو حاکم کسی شخص کو کسی منصب پر فائز کرتا ہے اسی کا حق ہوتا ہے کہ وقت پورا ہونے پر اس کو اس منصب سے ہٹا سکے اور کسی دوسرے کو اس کی جگہ بٹھائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث کو فرمایا تھا کہ اے عثمان ۔ اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا ۔ منافق اس قمیص کو تم سے اتارنا چاہیں گے لیکن تم اسے ہرگز نہ اتارنا ۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی جان دے دی لیکن اپنے سید و مولیٰ کے حکم اور تعلیم قرآن کے مطابق خلافت کی رداء کو اتارنے سے انکار کر دیا اور اپنی جان دے کر عزل خلیفہ کا مطالبہ کرنے والے مفسدین کا منہ کالا کر دیا ۔ اُن کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے زمانے میں بھی خوارج نے عزلِ خلیفہ کا مطالبہ کیا ۔ آپ کی طبیعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے قدرے مختلف تھی ۔ آپ نے اپنی طرز پر ان کا مقابلہ کیا (کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ) آپ نے شمشیر سونت لی اور جنگ نہروان میں عزل خلیفہ کا مطالبہ کرنے والوں کی گردنیں کاٹ کر رکھ دیں ۔ مگر خلافت کی قمیص کو نہ اتارا ۔

پس خلافت کی دوسری برکت یہ ہے کہ یہ نبوّت کی طرح خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے اور بہترین شخص کو ملتی ہے ۔

خلافتِ راشدہ کی تیسری برکت

خلافتِ راشدہ کی تیسری برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ جماعت

مومنین کے بلند مقام رفعت و عزّت کو جو اسے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حاصل ہوتا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ اِس طرح کہ اپنے نائب کا انتخاب ان کے ذریعہ سے کرواتا ہے۔ انتخاب کے وقت ان کے قلوب کو اپنی وحی خفی کا مہبط بناتا ہے۔ نبوت اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے تحت آتی ہے تو خلافتِ راشدہ اس کی صفت رحیمیت کے تحت۔ نبی پر کامل ایمان لانے اور کامل اعمال صالحہ بجا لانے کا انعام مومنوں کو یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خلیفہ کے انتخاب کے لئے انہیں واسطہ بناتا ہے نیز کام اور ذمّہ داری کے لحاظ سے وہ سب مل کر حاملِ خلافت ہوتے ہیں۔ خلیفۂ وقت انکے معاشرہ اور جماعت کے جسم کے لئے اسیطرح بمنزلہ دل و دماغ کے ہوتا ہے جس طرح صحابہ رضوان اللہ عنہم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

تَوَدُّدُ کُرَّامٌ لَا تُفَرِّقُ بَیْنَھُمْ
کَانُوْا لِخَیْرِ الرُّسْلِ کَالْاَعْضَاءِ

یعنی صحابہ کرام سب بزرگ لوگ تھے اور ہم ان میں باہم تفرقہ نہیں کرتے وہ خیر رسل صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بمنزلہ اعضاء کے تھے۔

الغرض مومنوں کی جماعت اس دودھ کی مانند ہوتی ہے جو نبوت کی چھاتیوں سے پیدا ہوتا ہے اور خلیفۂ وقت اس مکھن اور بالائی کی طرح ہوتا ہے جو اس دودھ کے بلونے سے خدا تعالےٰ کے اذن و ارادہ سے اسکے خلاصہ اور مغز کے طور پر اس کے اوپر آجاتا ہے۔

خلافتِ راشدہ کی چوتھی برکت

خلافتِ راشدہ کی چوتھی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی و تمکنت عطا فرماتا ہے۔ (وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ) اللہ تعالیٰ کے انبیاء تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ ان کے بعد انکے خلفاءِ راشدین کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انبیاء کے مقاصد کو جو بظاہر ناتمام رہ گئے معلوم ہوتے ہیں اپنی تکمیل تک پہنچا دیتا ہے اور دین کو ہر رنگ میں قوت و تمکنت حاصل ہوتی ہے۔ مومنین کے ایمان مضبوط ہوتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے تازہ نشانات و تائیدات کی بارش جاری رہتی ہے جو ایمان کے پودوں کو نشوونما دیتی اور انہیں قوت و تازگی بخشتی ہے۔ انبیاء کے بعد دین کی تشریح میں بعض دفعہ اختلاف پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ دین کی اسی تشریح و توجیہہ کو تمکنت اور مضبوطی بخشتا ہے جسے وہ خلفاء کے لئے پسند کرتا ہے۔ (وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب باغیوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور عرب میں عام ارتداد پھیل گیا تو بعض اکابر صحابہؓ کی رائے یہ تھی کہ اس نازک وقت میں زکوٰۃ لینے میں نرمی کی جائے اور کچھ مراعات دے دی جائیں مگر اللہ تعالےٰ نے خلیفہ وقت سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سختی سے اس امر پہ قائم کر دیا کہ زکوٰۃ کی وصولی اُسی طرح ہونی چاہیئے جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتی تھی۔ اسی امر پہ آپ نے اصرار کیا اور اسی بات پر قائم رہتے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے سب باغیوں پر فتح پائی۔ الغرض خلفاء راشدین انبیاء کی طرح اللہ تعالیٰ کی مشیّت و رضا کے اظہار کا آلہ ہوتے ہیں۔ دین کی ترقی و مضبوطی کے لئے اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی خفی یا وحی جلی خلفاء کے دل میں مختلف سکیمیں اور تدابیر نازل کرتا ہے اور پھر ان کی تائید و نصرت کرکے دین کو مضبوطی عطا کرتا چلا جاتا ہے عربی زبان میں دین کے معنی تدبیر کے بھی ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیسیوں ایسی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کی مضبوطی کے لئے اپنے خاص القاء سے بعض سکیمیں حضور پر نازل فرمائیں اور پھر آپکی نصرت فرمائی جس سے دنیائے احمدیت کا نقشہ ہی شان و خوبصورتی میں کچھ اَور ہوگیا۔

قیامِ ربوہ کے وقت بعض دوستوں کا خیال تھا کہ قادیان کی واپسی والے الہام کی موجودگی میں ایک نئے مرکز پر زرِکثیر صرف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ حضور رضی اللہ عنہ کو جس تدبیر پر اللہ تعالیٰ نے قائم کیا سلسلہ کی ترقی کے لئے وہی درست تھی کہ اسی کے ذریعہ سے دین کو مضبوطی حاصل ہوگی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کیساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے اور یہ خلافتِ راشدہ کی ایک عظیم الشان برکت ہے جو ہم خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کررہے ہیں۔

پانچویں برکت

پانچویں نمبر پر خلافتِ راشدہ کی ایک برکت ہے کہ خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کے ہر خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔

وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔

اسلام ایک علمی اور دائمی سچائیوں پر مشتمل دین ہے۔ ہر زمانے کے شیاطین مختلف علوم و فلسفوں کے زور سے اس آسمانِ روحانی میں رخنہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اسلامی صداقتوں کو جھوٹ و باطل کے ساتھ خلط ملط کرکے اس طرح سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ بظاہر اسلام کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے تب اللہ تعالیٰ آیت قرآنیہ

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
فَاَتْبَعَہٗ شِھَابٌ ثَاقِبٌ

کے مطابق ان شیطانی حملوں سے اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے اِن شیاطین پر آسمانی شعلہ جوّالہ نازل کرتا ہے جو انکو جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ یہ شیطانی شہب ثاقبہ مسلسل طور پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ امتِ مسلمہ میں ان ہی میں سے بعض خلفاءِ راشدین کے رنگ میں ظاہر ہوئے اور بعض مجددین امّت و علماءِ ربانی کے رنگ میں اور اسلام کے آسمانِ روحانی کے ان شہب میں سے ایک وہ بھی ہوا جو خلافتِ ماموریت کا حامل تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ الشِّھَابِ الثَّاقِبِ

الغرض خلفاءِ راشدین حصارِ اسلام کے لئے وہ نسخ نصیب جرنیل ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ حصارِ دین پر ہونے والے ہر شیطانی حملہ کو باطل کر دیتا ہے۔ کسی خلیفۂ راشد کا شہید ہو جانا اَور بات ہے مگر دین میں رخنہ پیدا کرنے کی ہر کوشش انکے ذریعہ سے یقیناً ناکام ہو جاتی ہے۔ مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی جان کا خوف نہیں تھا وہ تو صرف اس امر سے خائف تھے کہ دین میں ایک باطل طریق یعنی عزل خلفائے راشدین کہیں راہ نہ پا جائے۔ انہوں نے اپنی جان تو دیدی مگر منافقین کی سازش کو ناکام کر دیا۔ اور دین میں رخنہ پیدا نہ ہونے دیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر خوف کو امن سے بدلا جائے گا بلکہ اس خوف کو امن سے بدلا جائے گا جس سے خلفاء ڈرتے ہونگے یعنی جو خلفاء کا خوف ہوگا (مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ)

خلافت کی چھٹی برکت

برکاتِ خلافت میں سے ایک امر یہ ہوتا ہے کہ خلفاء کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی توحیدِ خالص پھر سے عیاں ہوکر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ خلفاءِ راشدین صرف اور صرف ایک ہی ہستی کو اپنا معبود اور آقا و مددگار سمجھتے ہیں (یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا) وہ یقین رکھتے ہیں کہ خلافت کی رداء اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں پہنائی ہے اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے مقاصد کی تکمیل کریگا اور دنیا کی کوئی طاقت انکے مقابلہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ مدینہ پر باغیوں کے حملہ کی وجہ سے بڑی سے جری صحابہؓ بھی گھبرا گئے۔ انہوں نے اپنا نمائندہ بناکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفۂ وقت کے پاس بھیجا کہ فی الحال عارضی طور پر لشکرِ اُسامہؓ کو باغیوں کے مقابلے کے لئے مدینہ میں ہی روک لیا جائے مگر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر باغی مدینہ میں داخل ہو جائیں اور مسلمان عورتوں کی لاشوں کو کتّے گھسیٹتے پھریں تب بھی ابی قحافہ کا بیٹا اس لشکر کو نہیں روکے گا جس کو اللہ کے رسولؐ نے قیصر سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہوا ہے۔ یہ تھی خالص توحید جس کا عظیم الشان اظہار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔

خلافت کی ساتویں برکت

خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے ساری قوم۔ دنیا کے سب مسلمان ایک ہاتھ پر جمع رہتے ہیں انکا امام ایک ہی ہوتا ہے جسکے ایک اشارے پر وہ اٹھتے اور دوسرے اشارے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ ٹھیک اسیطرح جس طرح نماز باجماعت میں امام الصلوٰۃ کی اتباع کی جاتی ہے۔ نماز باجماعت درحقیقت قومی نظام وحدت کا ایک تمثیلی نظارہ اور تصویری زبان میں اسی امر کا ایک عہد ہوتی ہے۔ اسی لئے آیت استخلاف کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ

یعنی خلافت کے ذریعہ ہی تم ظاہری و باطنی طور پر اقامتِ صلوٰۃ کر سکتے ہو۔ اسکے بغیر تمہاری نماز باجماعت ایک قشر کی مانند ہوگی جسکے اندر کوئی مغز نہیں اور ایک بے جان مُردہ جسم کی طرح ہوگی جسکے اندر کوئی رُوح نہیں

خلافت کی آٹھویں برکت

آٹھویں نمبر پر خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ

وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یعنی زکوٰۃ ادا کرو۔ گویا خلافت کے بغیر اداءِ زکوٰۃ کا فریضہ بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ قوم کے کمزور اور ناتواں طبقات کی ضروریات کا حقیقی احساس وہی فرد کر سکتا ہے جو ساری جماعت کے لئے بمنزلہ باپ کے ہو جو معاشرہ کے جسم کے لئے بمنزلہ دل و دماغ کے ہو۔ انفرادی صدقات میں احسان کا عنصر شامل ہوتا ہے مگر قومی نظام زکوٰۃ میں جو خلفاء کے واسطہ سے جاری و ساری ہوتا ہے۔ بالکل وہی حالت ہوتی ہے جس طرح بیٹے اپنے ماں باپ سے مدد لیتے اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ خلفاء بھی طبعی جوش و محبت سے قوم کے تمام طبقات کا خیال رکھتے ہیں۔

خلافت کی نویں برکت

نویں نمبر پر خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ اسکے ذریعہ اطاعتِ رسولؐ ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ کہ رسول کی اطاعت کرو۔ اور خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکام کی کماحقہٗ اطاعت کی طرف خلیفۂ وقت ہی توجہ دلاتا ہے اور یہ خلیفۂ وقت کا ہی کام ہے کہ وہ جماعت پر ظاہر کرے کہ اس وقت کونسی قربانی اور کن اعمال پر زور دینے کا وقت ہے۔ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجاآوری کے بعد اطاعتِ رسولؐ

(باقی صفحہ پر)

توکّل علی اللہ کی فضیلت

مکرم انیس الرحمان صادق صاحب ربوہ

خدا تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ - سورۃ انفال رکوع یعنی مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جاتے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں نیز حقیقی مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں - اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مومن کی کئی صفات اور خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان صفات میں توکل علی اللہ کو بھی ایک نمایاں اور امتیازی صفت قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ کامل اور حقیقی مومن وہی قرار دئے جائیں گے جو دیگر صفات مذکورہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ پر کامل اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں توکل کے معنے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرنے کے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی کام کو پورے ارادہ عزم اور تدابیر و کوشش کے ساتھ سرانجام دیے اور یہ یقین رکھے کہ اگر اس کام میں بھلائی ہے تو اللہ تعالےٰ اس میں ہم کو ضرور کامیاب فرمائیگا۔ اس کا نام توکل ہے۔ حقیقی طور پر اللہ تعالےٰ پر توکل کرنے سے ہر کام نہایت خیر و خوبی کے ساتھ انجام پاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرتا ہے کہ جس کا انسان کو خیال بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف کے ایک اور مقام پر فرمایا ہے کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (سورۃ طلاق ع)

یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دیگا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے کافی ہے۔

توکل علی اللہ اسی طرح پر کیا جانا چاہیئے جس طرح پر کہ توکل کا حق ہے سب سے زیادہ توکل علی اللہ کرنے والے انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں جیسا کہ روایت آتی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔ تو اس وقت آپ نے یہی کہا تھا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

یعنی مجھے اللہ تعالےٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے بھی توکل علی اللہ کو ہر وقت اور ہر آن ملحوظ رکھا جب کبھی آپ کو کوئی تکلیف پہنچا تو آپ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی میں بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی تمام تکالیف کو دور کرنے والا ہے اور میرے تمام کام کو وہی بہتر اور عمدہ رنگ میں سرانجام دینے والا ہے

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا توکل علی اللہ کرنے والا روئے زمین پر کوئی فرد نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم توکل کے اعلیٰ مقام پر قائم تھے آپ کی سنت کی اتباع تمام مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ کوئی شخص آپ کی کامل اتباع کے بغیر کامل نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ابدی نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے افعال اور اعمال کی پوری پوری اتباع اور پیروی کی جائے۔

توکل علی اللہ کا مقام اور فضائل

توکل علی اللہ کے بہت سے فضائل ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا (ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اگر تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو جیسے کہ توکل اور بھروسہ کا حق ہے تو وہ تم کو اسی طرح رزق دیگا جیسا کہ پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر اپنے گھونسلے میں آجاتے ہیں۔

ایک اور روایت آتی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو بھائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے ایک تو ان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور دوسرا کاروبار کرتا تھا اس کاروباری بھائی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے دوسرے بھائی کی شکایت کی کہ میرا بھائی کچھ کام نہیں کرتا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تجھ کو اسی کی برکت سے رزق دیا جاتا ہو۔ (ترمذی)

توکل کا مقام بہت بلند مقام ہے جو شخص حقیقی طور پر اور سچے دل سے اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے وہ روحانی ترقی اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرتا ہے اور ایسے ہی لوگوں پر وہ اپنی نظر کرم فرمائے گا اور ان سے محبت کا سلوک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔ (آل عمران ع)

یعنی جب تو کسی امر میں پختہ ارادہ کرے تو اللہ پر بھروسہ رکھ کیونکہ اللہ تعالےٰ توکل اور بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حضرت ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو آپ اس طرح پر دعا فرماتے کہ میں اللہ تعالےٰ کے نام سے نکلتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر زیادتی کی جائے یا میں کسی پر جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ متوکل علی اللہ کے دل اللہ تعالیٰ کی خوف کی وجہ سے نرم اور رقیق ہوں گے اور ایسے لوگ جنت کے اعلیٰ مقام پر رکھے جائیں گے۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلائے اور حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

یا رب العلمین

تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و بقا

(ایک عزیز جماعت دوست کے قلم سے)

ایشیا کے رہنے والے اور یورپ کے مکیں
جا رہے ہیں دھیرے دھیرے اک سمندر کے قریں

جس کے ہر قطرے کا ہر ریزہ ہے زہر دل گداز
ٹال بچا سکتا ہے ان کو وہ خدائے کارساز

پھر چمک دکھلائے اپنی وہ جمال دل نشیں
لوٹ آئے پھر زمانِ "رحمۃ للعٰلمین"

منتظر ہے آج یورپ منتظر ہے ایشیا
پھر بھڑکنے والا ہے دُنیا میں شعلہ جنگ کا

خود جہنّم کی ہے آتش جس کی لو میں شعلہ زن
مٹنے والا ہے جہاں سے زندگی کا یہ چمن

اس چمن پر پھر بہار آئے اگر تو یہ کریں
مان کر اسلام کو سر اپنا سجدہ میں دھریں

حضرت ناصر خدا سے کیجئے گا یہ دعا
تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و بقا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اسلئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱-۱۲-۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے تا اپنی عزیز کمائی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر کے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

فصل خریف (ساؤنی) کی برداشت شروع ہے۔ زمیندار و مزارع حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد حسب ذیل ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:۔

"۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور دس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت زیر کاشت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔"

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اسلامی اصول کی فلاسفی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" پوری صحت کے ساتھ بلاک بنوا کر دیدہ زیب سپر کیلنڈرڈ کاغذ پر نظارت اصلاح وارشاد نے حسب فیصلہ مشاورت ۱۹۶۷ء شائع کر دی ہے۔ اس کی طباعت اور کتابت بہترین اور جاذب نظر ہے۔ اب اس کی وسیع اشاعت جماعتہائے احمدیہ کے ذمہ ہے۔ یہ کتاب تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہترین ہدیہ ہے۔ جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اس کے نسخے مناسب تعداد میں مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح وارشاد سے طلب فرمائیں باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف ایک روپیہ پچاس پیسے فی نسخہ ہے دس نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

غلبۂ اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا:۔

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے۔ اب کسی ایک یا دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ یا دو مبلغوں کا سوال نہیں۔ اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مریگا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

احباب کرام اس سر دھڑ کی بازی کے لئے اپنے مالی جہاد کا محاسبہ فرمائیں اور ہر قسم کی قربانی کر کے بھی ۳۱ اکتوبر تک رقم ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک محرر کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک محرر کی ضرورت ہے۔ میٹرک پاس خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں یکم نومبر ۱۹۶۷ء تک امیر و قائد مقامی کی تصدیق کے ساتھ دفتر میں بھجوا دیں۔

(مرزا طاہر۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

* حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے
* امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
* یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
* امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
* اس امانت میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

بلند پایہ تربیتی رسالہ

"ماہنامہ انصار اللہ" کے سلسلہ میں متعدد بار درخواست کی جا چکی ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کے تحت ہر احمدی گھرانہ کو اس بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی روشنی میں ہر احمدی گھرانے کا جائزہ لیا جائے تا مجموعی طور پر معلوم ہو سکے کہ کس قدر گھرانے خریدار ہیں اور بقیہ کس قدر تعداد کو تحریک کر کے اس ٹروپ میں شامل کرنا ہے مگر ابھی تک مجالس کے ایک حصہ سے ان اعداد و شمار کا انتظار ہے۔ ایسی مجالس کے عہدیداروں کی توجہ حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کی طرف کروائی جاتی ہے۔

"اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو واقعات کی دنیا میں قیاسات سے کام لینا چھوڑ دو"

الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان اور ترکیہ کے سربراہوں کی خفیہ بات چیت

انقرہ ۳۰ر اکتوبر۔ صدر ایوب نے یہاں ترکی کے صدر جودت سنائے سے مشرق وسطیٰ کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر ۲/۱ ۲ گھنٹے تک خفیہ بات چیت کی۔ قبل ازیں یہ ملاقات پروگرام میں شامل نہیں تھی۔ اس کا اہتمام فوری طور پر کیا گیا۔ خفیہ مذاکرات میں ترکی کے وزیر اعظم مسٹر سلیمان ڈیمرل۔ وزیر خارجہ مسٹر احسان صابری اور پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ بھی شریک ہوئے۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں میں جو بات چیت ہوئی۔ اسے انتہائی خفیہ رکھا گیا۔ باخبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے مشرق وسطیٰ کے بحران، تنازعہ کشمیر، قبرص اور بھارت کی جنگی تیاریوں پر خاص طور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس بات چیت کے لئے صدر نے ازمیر کا دورہ مختصر کیا اور وہ پروگرام سے پہلے ہی انقرہ پہنچ گئے۔ ازمیر روانہ ہونے سے پہلے بھی انقرہ کے ہوائی اڈے پر دونوں ملکوں کے سربراہوں نے ایک گھنٹے سے زیادہ بات چیت کی۔ اس وقت بھی ترکی کے وزیر اعظم اور دونوں ملکوں کے وزراء خارجہ موجود تھے۔

مشرق وسطیٰ کے بارے میں دونوں ملکوں کا موقف ایک سا ہے۔ ترکی پاکستان کی اس تجویز کا حامی ہے کہ بڑی طاقتیں سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کریں۔ جس میں مقبوضہ علاقے سے اسرائیل کے انخلاء کا مطالبہ کیا گیا ہو

اسرائیل نے عرب علاقے خالی کرنے سے قطعی انکار کر دیا

نیویارک ۳۰۔اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے اعلان کیا ہے کہ سلامتی کونسل کے ارکان مشرق وسطیٰ کے تصفیہ میں ناکام ہو گئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں جو رسمی اور غیر رسمی مذاکرات ہوئے تھے وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے ہیں انہوں نے کہا کہ اب یہ معاملہ دوبارہ سلامتی کونسل میں پیش کرنا پڑے گا۔ اوتھان نے کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ یہ اہم تنازعہ جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کا امن خطرہ میں پڑا ہوا ہے اب تک حل نہیں ہو سکا اقوام متحدہ کے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیل کسی قیمت پر مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر تیار نہیں ہے اور اسرائیل کے حامی حالانکہ اس کے خلاف کسی قسم کے سخت اقدام میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

ملک کو خود کفیل بنانے کے لئے جنگی بنیادوں پر کام کیجئے

لاہور ۳۱ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر جنرل محمد موسیٰ نے اعلان کیا ہے کہ کوئی ملک اس وقت تک اپنے وقار اور عزت کو برقرار نہیں رکھ سکتا جب تک کہ وہ اپنی غذائی ضروریات کے لئے دوسروں کا دست نگر ہے انہوں نے کاشتکاروں سے کہا کہ وہ ملک کو خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنانے کے لئے جنگی بنیادوں پر کام کریں۔

گورنر موسیٰ نے کہا کہ ملک میں زرعی انقلاب لانے کے لئے کاشتکاروں اور حکومت کی مشترکہ کوشش کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اور ہماری بھلائی اسی میں ہے کہ اس انقلاب کو کامیابی سے آگے بڑھائیں انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۸ء سے قبل زراعت کو جو اہمیت ملنی چاہئے تھی وہ نہ مل سکی لیکن صدر ایوب کی گہری دلچسپی سے اب یہ دفاع کے بعد ہمارے لئے دوسرا اہم رکن بن چکی ہے

گورنر موسیٰ نے کہا کہ اس بات سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ کاشتکاروں کی کوششوں سے چاول کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور یہ ہمارے لئے زر مبادلہ کمانے کا اہم جزو بن گیا ہے اور اس کی پیداوار ۴۸-۱۹۴۷ء میں ۶ لاکھ ۴۰ ہزار ٹن سے بڑھ کر ۱۳ لاکھ ۴۲ ہزار دو سو ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معجزہ زراعت کے جدید طریقے۔ کیمیاوی کھاد اور بہترین بیج کے استعمال سے عمل میں آیا ہے۔ گورنر نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے ہمیں ابھی زیادہ محنت کرنی ہے اور نہ صرف خوراک بلکہ برآمد کے لئے بھی زائد غلہ پیدا کرنا ہے تاکہ اپنی ترقی کی رفتار برقرار رکھنے کے لئے غیر ملکی زر مبادلہ حاصل کیا جائے۔

برطانیہ عربوں کے لئے اسرائیل کی دوستی قربان نہیں کرے گا

تل ابیب ۳۰ر اکتوبر۔ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ عربوں کے لئے اسرائیل کی دوستی قربان نہیں کرے گا۔ اور دونوں ملکوں میں جو مضبوط دوستانہ تعلقات ہیں ان پر مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال اثر انداز نہیں ہوگی۔ برطانوی حکومت کے اس موقف کی وضاحت تل ابیب میں ایک برطانوی نمائندہ مسٹر ایڈورڈ شارٹ نے کی جو اسرائیل کے قیام گاہ کی سالگرہ کے سلسلہ میں ان دنوں اسرائیل کے دار الحکومت آئے ہوئے ہیں۔

مسٹر ایڈورڈ شارٹ نے کہا کہ اسرائیل کو نقصان پہنچا کر عربوں سے دوستی قائم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور حال ہی میں برطانیہ نے مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ سراسر اسرائیل کے حق میں ہیں۔ اور ان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اسرائیل کو اس علاقہ میں ہمیشہ کے لئے تحفظ حاصل ہو جائے۔

اسرائیل کی آبادی میں اضافہ کیا جائے گا۔ (اشکول)

یروشلم ۳۰ر اکتوبر۔ اسرائیل کے وزیر اعظم لیوی اشکول نے مغربی ملکوں سے جو اپیل کی ہے کہ وہ اسرائیل کی آبادی میں اضافہ کرنے میں ان کی مدد کریں۔ اور اپنے ملکوں میں موجود یہودیوں کو اسرائیل پہنچانے میں تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے جن علاقوں پر قبضہ کیا ہے ان میں یہودی آباد کئے جائیں گے۔ تاکہ اسرائیلی حکومت نے عظیم اسرائیل کا جو منصوبہ بنایا ہے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے امسال بھی اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآنوں پر ماہ رمضان المبارک کی خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں یہ رعایت ۳۱ر دسمبر ۶۷ء تک جاری رہے گی۔ آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتاب خیر و برکت مفت منگوائیے۔ اس کتاب میں الاسماء الحسنیٰ کے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع رعایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

چین پاکستان کی امداد کرتا رہیگا

پشاور ۳۰ر اکتوبر۔ تجارتی وفد کے قائد چیانشی نے اعلان کیا ہے کہ چین ہمیشہ پاکستان کو اخلاقی اور مادی امداد دیتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ چین نو آبادیاتی اور سامراجی نظام کے خلاف ہے اور اس کے خلاف جدوجہد کرتا رہے گا۔

ڈیفنس آف پاکستان رولز میں ایک شق کا اضافہ

لاہور ۳۰ر اکتوبر۔ مرکزی حکومت نے ڈیفنس آف پاکستان رولز میں ترمیم کی ہے جس کے تحت اسے خاص مقاصد کے لئے بورڈ مقرر کرنے کے اختیارات حاصل ہو گئے ہیں بورڈ ان ذمہ داریوں کو نبھائیں گے۔ جو وقتاً فوقتاً انہیں سونپی جائیں گی۔ اس میں ایک نئی شق شامل کی گئی ہے جس کے تحت مرکزی حکومت کو ایک یا ایک سے زیادہ بورڈ قائم کرنے کے اختیارات حاصل ہو گئے ہیں۔

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ خالدہ نسرین اشرف بنت ملک محمد اشرف صاحب پرنسپل ٹیڈ منٹ مالیر کا نکاح عزیز احمد صاحب صدیقی بی۔ ایس۔ سی۔ ابن ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب صدیقی روہڑی ضلع سکھر سے مکرم مولانا عبد المالک صاحب مربی سلسلہ نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر احمدیہ ہال کراچی میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۶۷ء کو پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک پرویز احمد۔ زعیم حلقہ ماسکہ پیر کراچی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم نومبر ۱۹۶۷ء سے ۴۱ اپ / ۴۲ ڈاؤن پسنجر گاڑیاں سبی اور کوئٹہ کے درمیان اب مندرجہ ذیل اوقات کے مطابق چلا کریں گی۔

۴۱ پسنجر سبی	آمد ۲۸-۱۲	۴۲ پسنجر کوئٹہ	روانگی ۲۵-۹
	روانگی ۵۵-۱۲	۴۲ پسنجر سبی	آمد ۳-۱۵
۴۱ پسنجر کوئٹہ	آمد ۳۵-۱۸		روانگی ۳۷-۱۵

درمیانی سٹیشنوں کے متعلق معلومات متعلقہ سٹیشن ماسٹر صاحبان سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

1967 (7) 3064

احباب فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات جلد ادا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی ہے کہ پہلے سال میں ان کے ۱/۵ کی ادائیگی کے بعد وعدہ کا جو ۴/۵ حصہ دو سالوں میں ادا ہونا ہے اس کے کم از کم ۳/۵ کی ادائیگی سال رواں میں کر دیں۔ تاکہ فاؤنڈیشن کے لئے معقول رقم جمع ہو جائے اور اسے نفع مند کاروبار میں لگا کر اس سے جلد آمد حاصل کی جا سکے۔ اور اس آمد سے فاؤنڈیشن کے مقاصد کے حصول کے اخراجات مہیا کئے جا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہر وعدہ کنندہ دوست کو سالِ رواں کے آخر تک جو فاؤنڈیشن کا دوسرا سال ہے اور ۳۰ جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہوگا۔ اپنے وعدہ کی اس قدر ادائیگی کر دینی چاہیئے کہ وعدہ کا قریباً تین چوتھائی حصہ ادا ہو جائے اور ایک چوتھائی حصہ باقی رہ جائے۔ جو تیسرے سال میں ادا کر دیں۔

امید ہے کہ دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کر کے حضور کی خصوصی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔ مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کے خطبہ جمعہ کو جو الفضل مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں شائع ہو چکا ہے آئندہ جمعہ میں خطبہ جمعہ کے طور پر جماعتوں میں سنائیں اور اس کے بعد بھی یاددہانی کے طور پر یہ خطبہ وقتاً فوقتاً مثلاً ہر مہینہ کے آخری جمعہ کو سناتے رہا کریں۔ تاکہ احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے عطایا بروقت پیش کرنے کے لئے یاددہانی ہوتی رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس بارہ میں یاددہانی کرواتے رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ وذکر فان الذکری تنفع المومنین۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶-اکتوبر کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے چھوٹے بھائی عزیز عبدالمالک خان صاحب ابن محترم چوہدری عبدالحئی خان صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر امۃ النصیر صاحبہ بنت چوہدری شاہ محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین۔ (عبدالجلیل خان ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ربوہ)

درخواستِ دعا۔ میرے چھوٹے بھائی چوہدری محمد طفیل صاحب کی اہلیہ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے اس وقت قلب کی تکلیف ہے احباب اسکی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب بنگی از کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور)

بغیر قربانی آدمی تیار نہیں ہو سکتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں فرمایا:-

"میں نے بتایا ہے کہ جماعت روپیہ سے نہیں بنتی۔ بلکہ آدمیوں سے بنتی ہے اور آدمی بغیر قربانی کے تیار نہیں ہو سکتے۔ اگر دس ارب روپیہ آنا شروع ہو جائے تب بھی ضروری ہوگا کہ ہر زمانہ میں جماعت سے اسی طرح مطالبہ کیا جائے جس طرح آج کیا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیا جائے۔ کیونکہ ابھی بڑی بڑی قربانیاں جماعت کے سامنے نہیں آئیں۔"

پس احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی مساعی کو تیز کر کے ۳۱ اکتوبر تک سو فیصدی وصولی کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

محترم ملک محمد فقیر اللہ خاں صاحب کی نمازِ جنازہ اور تدفین

میرے والد بزرگوار ملک محمد فقیر اللہ خاں صاحب سابق ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے عمر ۸۷ سال ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ساڑھے سات بجے اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ خاص میں مدفون ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا فرمائی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چھ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار۔ ملک محمد صفی اللہ خاں لیبارٹری اسسٹنٹ پی ڈبلیو آر جسن ہسپتال کراچی چھاؤنی)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ عابدہ حبیب بنت ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو حنیفہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز بدھ تین بجے شام ۲۲ سال کی عمر میں وفات پاگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سے اڑھائی سال قبل میری ایک اور ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ حبیب ۲۱ سال کی عمر میں وفات پاگئی تھی یہ ہر دو جوان سالی اموات بوڑھے والدین اور ہم سب کے لئے صدمہ عظیم ہیں نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی اور کندھا دیا جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند کرے اور بوڑھے والدین کو اپنے فضل و کرم سے صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب پر اپنا رحم کرے آمین۔ (محمد شریف خاں منیجر التعلیم الاسلام کالج ربوہ)

برکات خلافت

بقیہ صفحہ چار

کے حق کی ادائیگی صرف اور صرف خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

خلافت کی دسویں برکت

آخر میں دسویں نمبر پر خلافت کی ایک برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ قومی طور پر ساری قوم اللہ تعالیٰ کے رحم اور شفقت کی مورد ہو جاتی ہے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

خلیفۃ اللہ کے ہاتھ پر متحد ہونے والے سب

احباب کے لئے ایک ضروری اعلان

موصیوں کی نعشیں براہِ راست احاطہ بہشتی مقبرہ میں لائی جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ باہر سے آنے والی ہر موصی کی نعش سیدھی احاطہ بہشتی مقبرہ میں آنی چاہیئے۔ وہاں پر ہی نماز جنازہ پڑھی جایا کرے گی اس طرح سے آنے والے احباب کو سہولت رہے گی۔

(ابوالعطاء جالندھری۔ صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مومن اللہ تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت بنتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی اپنی جماعت یعنی حزب اللہ قرار پاتے ہیں اور ایک پیارے ننھے بچے کی طرح اللہ تعالیٰ کی گود میں جگہ پاتے ہیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴